اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مسمّٰی بنام تاریخی
اَلملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
(مع تخریج و تسہیل)
(حصہ اوّل)
مؤلف: شہزادہ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
مکتبۃ المدینہ
فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
SC1286

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنام تاریخی

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

اَلْمَلْفُوظ

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

(حصہ اوّل)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مؤلف

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

دشمنانِ رسول سے نفرت کیجئے

بر[1] کے کاٹنے سے ایک ذرا سی آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کہیں اسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اس کا ایک پاؤں یا پَر بیکار ہو گیا ہے اور اس میں طاقتِ پرواز نہیں ہے تو اس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پَیر سے مَسل دیتے ہیں تو خدا اور رسول عزّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور اُن سے دشمنی وعداوت رکھیں وہ **قابلِ رحم** ہیں؟ عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابلِ رحم ہے، خواہ خدا و رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دبّاغ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اِعانت (یعنی مدد) کافر کی کرنا حتی کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتادے اتنی بات **اللہ** تعالیٰ سے اس کا عِلاقۂ مقبولیت قطع (یعنی **اللہ** تبارک وتعالیٰ سے بندے کی مقبولیت کا تعلق ختم) کر دیتی ہے۔ (الابریز، الباب الاول، ج ۱، ص ۴۰۲) ہاں ذمی[2]، مستامن[3] کافروں کے لئے شرع میں رعایت کے **خاص اَحکام** ہیں، یہ اس لئے کہ اِسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔

دریا کے پار اترنے والا

عرض : حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرتِ سیّدُ الطائفہ (یعنی گروہِ اولیاء کے

---

[1]: لگتا ہے کہ یہ لفظ ''بھڑ'' ہے جو کہ کاتب کی غلطی سے ''بر'' ہو گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال... علمیہ [2]: اگر کافروں نے دینِ حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہِ اسلام ان پر جزیہ مقرر کر دے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۳۴)... علمیہ

[3]: مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۵۰)... علمیہ

سردار) جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "**یااللہ**" فرمایا، اور دریا میں اُتر گئے، پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد : غالباً حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور "**یااللہ**" کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے۔ بعد کو ایک شخص آیا، اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی۔ کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی: "میں کس طرح آؤں؟" فرمایا: "**یاجُنید یاجُنید**" کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو "**یااللہ**" کہیں اور مجھ سے "یاجُنید" کہلواتے ہیں۔ میں بھی "**یااللہ**" کیوں نہ کہوں۔ اُس نے "**یااللہ**" کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا: "حضرت میں چلا" فرمایا: "وہی کہہ 'یاجُنید یاجُنید'" جب کہا دریا سے پار ہوا۔ عرض کی: "حضرت یہ کیا بات تھی آپ **اللہ** کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں؟" فرمایا: "ارے نادان ابھی تُو جنید تک تو پہنچا نہیں **اللہ** تک رَسائی کی ہَوَس ہے، اللہ اَکبَر!۔ [1] (الحدیقۃ الندیۃ، مع کشف النور عن اصحاب القبور، ج۲، ص ۲۰ ۔وفیہ ذکر سیدی محمد الحنفی الشاذلی)

---

[1]: فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ الغنی لکھتے ہیں: اگر کوئی کہے کہ "یا جنید، یا جنید" کہے تو نہ ڈوبے اور "اللہ، اللہ" کہے تو ڈوب جائے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو ایسا کہنے والے کو صوبہ مہاراشٹر پونہ بھیج دیا جائے کہ اُسی کے قریب حضرت قمر علی درویش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں ایک بڑا گول پتھر ہے جس کا وزن نوے (90) کلو بتایا جاتا ہے وہ "قمر علی درویش" کہنے پر انگلیوں کے معمولی سہارا دینے سے اُوپر اٹھتا ہے اور "اللہ" کہنے سے نہیں اٹھتا۔ میں بذات خود اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ اس میں کیا راز ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، ص ۱)... عِلْمِیہ